مطبوعات

"اجتماعِ عام نمبر" کی اشاعت نے اتنا زیادہ وقت لے لیا کہ ہمارے پاس مطبوعات کے سلسلے کی کتابوں اور رسائل کا انبار لگ گیا ہے۔ ادھر فوری طور پر دو روز پہلے یہ فیصلہ ہوا کہ وسط اپریل میں یہ شمارہ تیار کرنا ہے۔ غنیمت کہ سابق کتابت شدہ مواد خاصا تھا، مطبوعات کے کچھ صفحے کتابت شدہ تھے۔ محبت کیش مصنفوں اور پبلشروں کو شکایت رہے گی۔ مجبوری ہے، لہٰذا درگزر فرمائیں (مرتب)

صحبتے با اہلِ حق | ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی۔ پیش لفظ مولانا سمیع الحق۔ ناشر: موتمر المصنّفین دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پشاور۔ سفید کاغذ پر اچھی طباعت مطلّا مضبوط جلد، صفحات : ۴۰۶۔ قیمت : ۷۵/ روپے۔ لاہور میں ملنے کا پتہ : مکتبۂ مدنیہ، ۱۷۔ اُردو بازار، لاہور۔

اقبال نے کہا تھا کہ: " از زمانِ خود پشیماں می شوم۔ در قرونِ رفتہ پنہاں می شوم"۔ (میں اپنے زمانے کے حالات سے نادم و شرمسار ہو کر قرونِ رفتہ میں چھپ جاتا ہوں) بالکل ایسی ہی کیفیت اپنی ہوتی ہے کہ جب مجھ پر ہنگامۂ زمانہ گراں ہو جاتا ہے تو میں رختِ سفر اُٹھا کر کسی اور دُنیا میں منتقل ہو جاتا ہوں۔ (یہ بھی ایک شعرِ اقبال کا ماحصل ہے)۔ ہمارے سینوں میں بھی اور سفینوں میں بھی بزرگانِ دین اور اسلافِ ذی علم و کردار کی ایک نورانی دنیا آباد ہے۔ ہم ماحول کی لغویات اور لوگوں کے رویوں کے ستائے ہوئے اسی دنیا میں جا پناہ لیتے ہیں۔

" صحبتے با اہلِ حق" کا نام ہی سامنے آیا تو یہ محسوس ہوا کہ یہ کتاب اسی نورانی دُنیا کی ایک جھلک ہے جو ۱۴ صدیوں میں طبق بہ طبق آراستہ ہوتی ہے۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

ہماری ملاقات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق سے کراتے ہیں۔ جن کی شخصیت کے گرد اور بھی نجوم لمعانی دکھاتے ہیں۔ اور جن کے عالمانہ نکات اور روحانی اشارات ہمارے سامنے سوچ بچار اور عمل کی راہیں کھول دیتے ہیں۔ اس موقع پر اقبال کا یہ مصرعہ بھی یاد آیا:

ع صحبتِ روشن دلاں یک دم دو دم

ص ۲۷۷ پر بحوالہ ایک برطانوی خاتون مسز آرشیگ یہ مذکور ہے کہ روسی گرفت میں آتے ہوئے علاقوں میں ہزار مسلم کشی کے باوجود مسلمانوں اور روسیوں کے ہاں شرح پیدائش کا تناسب ۳:۱ ہے اور مسئلہ آبادی روسیوں کے لیے وجہ پریشانی بنا ہوا ہے۔ کیونکہ اس رفتار سے کچھ عرصے میں مسلمان اکثریت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی پریشانی انڈیا کو ہے اور عالمی طور پر یہی پریشانی اہل مغرب کو ہے کہ جیونٹیوں کی طرح بڑھتی ہوئی غریب نسلیں ایک دن ان کی عیاشیوں اور مظالم کا حساب لینے کے لیے اٹھ کھڑی ہوں گی۔ خاندانی منصوبہ بندی کے مسلم داعیوں کو یہ جاننا چاہیے کہ اس مسئلے کے کئی پہلو ہیں۔ ص ۲۸ پر ٹرک میں بھری ہوئی ہوا کے بوجھ اٹھانے اور انسان پر ہوا کے دباؤ کے مسئلے میں قدرے مزید مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح فلکیات وغیرہ کے متعلق ہمارے دینی نظامِ تعلیم میں تجرباتی و مشاہداتی طریقوں پر تحقیق احوال ہونی چاہیے۔

بہتر ہوتا کہ حقانی صاحب ص ۴۰ اپر درج روایت (اسرائیلی) کا حوالہ دے دیتے کہ اللہ پاک نے فرمایا: "اے موسیٰؑ! آپ کا لباس نبی کا لباس ہے"..... (اس لیے جادوگروں نے اسے پہن کر نبی کے ساتھ مقابلہ کیا) ..... "تو میری رحمت یہ گوارا نہ کر سکی کہ"..... الخ۔ پھر علماء کے اتحاد کا ذکر ص ۲۴۷ پر آتا ہے۔ نفاذِ شریعت کے سلسلے میں جو افتراق کی آوازیں دینی رنگ میں اٹھتی ہیں ان کا ازالہ کیسے ہو؟ کوئی حل؟

مجھے بہت مسرت ہوئی کہ اس کتاب میں اعلائے کلمۃ اللہ کی علمبرداری، نفاذِ شریعت، اقامتِ دین، دینی تحریک اور دینی انقلاب جیسی اصطلاحات ظاہر کرتی ہیں کہ دینِ حق کے وسیع تقاضے ملحوظ ہیں۔ اس کے ساتھ بہت قابلِ توجہ مولانا عبدالحق کا تعبدی ذوق، ان کی دینی تلقینات و تنقیحات، ان کا طریقِ عجز و انکسار، باطل اور طاغوتی طاقتوں کے لیے جلال بڑی ایمان افروز تو بیاں ہیں۔

تحفۃ الواعظین | مصنف: علامہ ابو الفرج عبدالرحمٰن بن الجوزیؒ۔ مترجم: مولانا محمد ظہیر الدین
ناشر: قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی ۱۔ صفحات: ۴۲۴۔ قیمت: ۴۳/روپے

اس کتاب کے مصنف علامہ ابن الجوزیؒ (متوفی ۵۹۷ھ) ہیں جو اپنے علم و فضل، تفقہ فی الدین، زہد و ورع اور وسعتِ قلب و نگاہ کے اعتبار سے ائمہ سلف میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ قرآن و حدیث اور فقہ کے متعلق علوم و فنون اور اسلامی زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں آپ کی تصانیف کی تعداد ڈھائی سو سے بھی متجاوز ہے۔ اور یہ ساری کتابیں اپنی جامعیت اور ثقاہت کے اعتبار سے اہلِ علم کے نزدیک مراجع کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اصل عربی کتاب [illegible] ہے۔ اور مصنف کی دیگر تصانیف کی طرح اپنے اندر جامعیت اور ثقاہت کے تمام پہلوؤں کو سموئے ہوئے ہے۔ کتاب کے بارہ ابواب ہیں۔ جن میں وعظ کی اہمیت، مختصر تاریخ، ضروری شرائط و آداب اور تاریخِ اسلام کے ممتاز واعظین اور خطبات کے تذکرے کے ساتھ ساتھ ان اُمور کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جن سے واعظ حضرات کو اجتناب کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ان نام نہاد واعظین کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جن کا وعظ دعوت و تزکیہ کے بجائے فساد اور بگاڑ کا باعث ثابت ہوتا ہے۔

جہاں تک کتاب کے ترجمے کا تعلق ہے، اس میں سلاست اور روانی کے باوجود بعض مقامات پر ترجمے کا قدیم رنگ بھی جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔

بحیثیت مجموعی یہ کتاب وعظ گوئی سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیے مفید بھی ہے اور دلچسپ بھی۔ (ا - د - تراب)

اسلام اور کمیونزم | مصنف: صابر نظامی۔ ناشر: ادارہ تفہیم الاسلام، قذافی مارکیٹ اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۰۰ قیمت: ۲۵/روپے

زیرِ نظر کتاب تصنیف سے زیادہ تالیف ہے کیونکہ اس میں دوسرے اہلِ قلم حضرات

کی تحریروں کے بہت سے اقتباسات شاملِ کتاب کیے گئے ہیں۔ ان میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، پروفیسر خورشید احمد، غلام احمد پرویز وغیرہم کی بعض کتابوں سے فوٹوسٹیٹ لے کر صفحوں کے صفحے لیے گئے ہیں۔ مگر اس تنوع میں ربط و ترتیب کا پہلو خاصا کمزور ہو گیا ہے۔ کتاب میں اسلام اور اشتراکیت کا تقابل کیا گیا ہے۔ مگر زیادہ تر معاشی پہلوؤں پر بحثیں ہیں۔ مگر بین السطور مصنف کا ذہنی جھکاؤ اشتراکیت کی طرف ہوتا محسوس ہوتا ہے۔

بہرحال ۲۵ سے زائد کتابوں کے مصنف صابر نظامی داد بلکہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ تن تنہا اتنا کام کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ (م - د)

ماہنامہ تعلیمات | مدیر مسئول: مہر محمد سعید اختر۔ معاونین: سید دلاور علی و چودھری علی
ناشر: انجمن فاضلین، ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب۔

ہم بڑی مسرت سے یہ اعتراف کرتے ہیں کہ یہ خاص نمبر جسے "اقبال اور تعلیم" کا نام دیا گیا ہے، فاضل مرتبین نے بہت محنت اور بہت قابلیت سے مرتب کیا ہے۔ ظاہری حسن، مضامین کا انتخاب اور حسنِ ترتیب، ہر چیز قابلِ ستائش ہے۔ بالخصوص باب "تعلیم و تعلّم" میں حضرت علامہ کی تحریروں اور تقریروں کے اقتباسات دیے گئے ہیں خاصے کی چیز ہیں۔ ان سے یہ بات پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے کہ فکرِ اقبال کا قصرِ عظیم حبِّ اسلام اور حبِّ مسلمین کی بنیادوں ہی پر تعمیر ہوا ہے۔ جو حضرات اس حقیقت کو جھٹلاتے ہیں یا تو خود دھوکے میں ہیں یا دوسروں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

اس نمبر کے حوالے سے یہ گذارش غالباً ناموزوں نہ ہو کہ اب اقبال شناسی کا دور ختم کر کے اقبال کے فکر کو عمل کی صورت دینے کے دور کا آغاز ہونا چاہیے۔ بالخصوص تعلیم کے میدان میں تو ان کے نظریات کو مشعلِ راہ بنانے کی بہت ضرورت ہے۔

صحیفۂ انقلاب وصیت از جناب امام خمینی۔ ناشر: رایزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد۔ صفحات: ۹۲ سفید کاغذ پر طباعت رنگین ٹائیٹل۔ قیمت: درج نہیں ہے (غالباً مفت تقسیم کے لیے ہے)۔

زیرِ نظر کتابچہ حکومتِ ایران کی طرف سے سیاسی و مذہبی پروپیگنڈے کا ایک حصّہ ہے جس کے ٹائیٹل پر جناب خمینی کی تصویر چھپاں ہے اور اسے پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) کی تعداد میں چھپوا کر ایرانی سفارت خانے نے اسلام آباد سے شائع کیا ہے۔ اس میں موجودہ ایرانی انقلاب کے پس منظر، پیش منظر اور مستقبل کے بارے میں اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ اور دراصل یہ جناب خمینی صاحب کی ایرانی قوم کے نام اپنی وصیت درج ہے اصل وصیّت نامہ فارسی میں ہے اور یہ اُس کا ترجمہ ہے، مگر افسوس کہ اس میں بعض دلآزار باتیں بھی پائی جاتی ہیں، مثلاً:

۱۔ "میں جراُت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی آج کے دَور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے دَور کی حجازی ۔۔۔ اور امیر المومنین (علی) و حسین ابن علی (صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیہما) کے دَور کی کوفی و عراقی اقوام سے بہتر ہے۔" (ص ۴۶) ۔۔ (گویا موجودہ ایرانی لوگ صحابہ کرامؓ سے افضل ہیں)۔

۲۔ نہج البلاغہ کو "قرآن کے بعد مادّی و روحانی زندگی کا عظیم ترین دستور" لکھا گیا ہے۔ (ص ۔ ۳۰)

۳۔ حدیث ثقلین کے بارے میں یہ غلط دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ "تمام مسلمانوں میں حدیث متواتر کی حیثیت رکھتی ہے"۔ (ص ۔ ۲۸)

۴۔ بنی اُمیّہ پر علی الاطلاق (جس میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں) لعنت بھیجی گئی ہے اور انہیں "بنی اُمیّہ لعنۃ اللہ علیہم" لکھا ہے۔ (ص ۔ ۳۴)

۵۔ "ہمیں فخر ہے کہ ہم ایسے مذہب کے پیرو ہیں جس کی بنیاد خدا کے حکم پر رسول کریمؐ نے رکھی ہے اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب (ع) جیسا تمام قیود سے آزاد بندۂ خدا، انسانوں کو تمام زنجیروں اور غلامیوں سے رہائی دلانے پر مامور

ہے۔" (ص - ۳۰)

۶ - "آریائی اور عرب نسل، یورپی، امریکی اور روسی نسل سے کم نہیں ہے۔" (ص ۵۳)

۷ - "خدا کے عظیم حرم کے غاصب آلِ سعود بھی انہی ظالموں میں شامل ہیں - ان سب پر خدا کی لعنت، اس کے ملائکہ اور اس کے رسولوں کی لعنت ہو۔" (ص - ۳۵)

۸ - "شاہ فہد ہر سال عوام کی بے پایاں دولت کا بہت سا حصہ قرآن کریم کی طباعت اور قرآن دشمن مذہب کے تبلیغی مراکز پر خرچ کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی بے بنیاد اور خرافاتی مسلک وہابیت کی ترویج کرتا ہے۔" (ص - ۲۹)

ہماری رائے میں یہ کتاب فرقہ وارانہ جذبات کو ابھارنے اور مسلمانوں میں باہمی منافرت پھیلانے والی ہے۔ ایران پاکستان تعلقات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی ایسی کوششیں تعلقات کو اور خراب کر دیں گی۔ (ا - د - ترابی)

بقیہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں تعلیم کی زبوں حالی

جب پاکستان بن گیا تو نہ انگریز رہا، نہ ہندو رہا۔ اب حکمرانی کے تخت پر خود مسلمان متمکن تھا۔ سارے اندیشے اور خطرات دور ہو چکے تھے۔ مغربی تعلیم کے ذریعے مغربی تہذیب بدستور ان میں نفوذ کر رہی تھی۔ مانع اب کوئی باقی نہیں رہا تھا۔ اس لیے جوق در جوق مسلمان مغربی تہذیب کے حوض میں نہانے لگے۔ بلکہ یہ فیشن بن گیا۔ اور مقابلہ ہونے لگا۔ ڈیڑھ صد سالہ دورِ غلامی میں مسلمانوں نے اس قدر مغربی تہذیب اختیار نہیں کی۔ میکالے کے الفاظ میں اس قدر کالے انگریز پیدا نہیں کیے، جتنے پاکستان بن جانے کے بعد چالیس سال میں پیدا کیے ہیں۔ اب تو کیفیت یہ ہے کہ جیسے بند ٹوٹ گیا ہو اور سیلاب بہہ نکلا ہو جس میں سب بہے چلے جا رہے ہیں۔